حضرت مسیح موعود کے اقتباسات کی روشنی میں خدا تعالیٰ کے متعلق لفظ جبار کے معنی اصلاح کرنے والے کی مزید تشریح وتوضیح

پاک ہونے کا یہ عمدہ طریق ہے کہ انسان کسی قسم کا تکبر اور فخر نہ کرے

سچی معرفت یہی ہے کہ انسان اپنے نفس کو لاشی سمجھے اور آستانہ الوہیت پر گر کر انکسار اور عجز کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا فضل طلب کرے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 23 مئی 2008ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 23 مئی 2008ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ حضور انور کا یہ خطبہ جمعہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔

حضور انور نے گزشتہ خطبہ جمعہ کے تسلسل میں خدا تعالیٰ کے متعلق لفظ جبار کے معنی اصلاح کرنے والے کے مضمون کو جاری رکھتے ہوئے نماز میں دوسجدوں کے درمیان پڑھی جانے والی دعا کے بارے میں آنحضرتؐ کی ایک روایت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ واجبرنی کا مطلب ہے اے اللہ میرے روحانی، جسمانی اور مادی جتنے بھی معاملات ہیں ان کی اصلاح فرما اور میرے سب کام اس حوالے سے سنوارتا چلا جا۔ یہ دعا یقیناً اس لئے آنحضرتؐ نے ہمیں سکھائی تا کہ اللہ تعالیٰ کی اس صفت کو سامنے رکھتے ہوئے ہم اپنی اصلاح کی بھیک خدا تعالیٰ سے مانگیں۔

حضور انور نے اصلاح کے حوالے سے حضرت مسیح موعود کے چند الہامات اور اقتباسات پیش فرمائے اور فرمایا کہ مسیح موعود کے ذریعے سے جسے خدا تعالیٰ نے زمانے کی اصلاح کے لئے بھیجنا تھا یہ پیغام دیا کہ خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو۔ آج دنیا کی حالت اور زلزلوں اور آسمانی آفات پر صرف فکر کوئی فائدہ نہیں دے سکتی اگر عملی حالتیں نہ بدلیں۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود کو یہ خبر بھی اللہ تعالیٰ نے دی تھی کہ جو لوگ توبہ کریں گے اور اپنی حالت کو درست کرلیں گے تو پھر میں بھی ان کی طرف رجوع کروں گا اور میں توّاب اور رحیم ہوں۔ پس دنیا کے لئے یہ بات قابل غور ہے۔ حضرت مسیح موعود کو لوگوں کی حالت کی ایسی فکر تھی کہ ہر وقت اس دعا میں لگے ہوئے تھے۔

حضور انور نے حضرت مسیح موعود کی ایک خواب کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ کوئی شخص خواب میں آپ سے کہتا ہے کہ تیرا نام فتح اور ظفر ہے اور پھر یہ الفاظ زبان پر جاری ہوئے کہ خدا تعالیٰ میرے کام درست کر دے گا۔ پس اللہ تعالیٰ نے آپ کو فتح وظفر کی نوید سنائی ہے اور آپ کی وفات کے سو سال کے بعد تک بھی اللہ تعالیٰ کا آپ کی جماعت کے ساتھ یہ سلوک ہے کہ ترقی کی طرف منزلیں مسلسل طے ہو رہی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ یہ سنت اللہ ہے کہ مامورین ستائے جاتے ہیں، دکھ دیئے جاتے ہیں اور مشکل پر مشکل ان کے سامنے آتی ہے مگر نہ اس لئے کہ وہ ہلاک ہو جائیں بلکہ اس لئے کہ نصرت الٰہی کو جذب کریں۔ یہی وجہ تھی کہ آنحضرت ﷺ کی مکی زندگی مدنی زندگی کے بالمقابل دراز ہے۔ تمام مامورین کے ساتھ یہی حال ہوا ہے کہ اوائل میں دکھ دیئے گئے ہیں۔ مکار، فریبی، دکاندار اور کیا کیا کہا گیا ہے۔ کوئی برا نام نہیں جو ان کا نہیں رکھا جاتا۔ وہ مامور من اللہ ہر ایک بات کو برداشت کرتے اور سہہ لیتے ہیں لیکن جب انتہاء ہو جاتی ہے پھر بنی نوع انسان کی ہمدردی کے لئے دوسری قدرت ظہور پکڑتی ہے۔ ایسا ہی آنحضرت ﷺ کے ساتھ ہوا آخر آپ کی توجہ نے زور مارا اور وہ انتہاء تک پہنچی اور نتیجہ یہ ہوا کہ تمام شریروں اور شرارتوں کے منصوبے کرنے والوں کا خاتمہ ہو گیا۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک پاک ہونے کا یہ عمدہ طریق ہے کہ انسان کسی قسم کا تکبر اور فخر نہ کرے۔ جب خدا تعالیٰ کسی کو آنکھ عطا کرتا ہے تو وہ دیکھ لیتا ہے کہ ہر ایک روشنی جو ان ظلمتوں سے نجات دے سکتی ہے وہ آسمان سے ہی آتی ہے اور انسان ہر وقت آسمانی روشنی کا محتاج ہے۔ اسی طرح باطنی روشنی جو ہر ایک قسم کی ظلمت کو دور کرتی ہے اور اس کی بجائے تقویٰ اور طہارت کا نور پیدا کرتی ہے آسمان ہی سے آتی ہے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ انسان کا تقویٰ، ایمان اور عبادت سب کچھ آسمان سے آتا ہے اور یہ خدا تعالیٰ کے فضل پر موقوف ہے۔ پس سچی معرفت اسی کا نام ہے کہ انسان اپنے نفس کو مسلوب اور لاشی سمجھے اور آستانہ الوہیت پر گر کر انکسار اور عجز کے ساتھ خدا تعالیٰ کی فضل کو طلب کرے اور اس نور معرفت کو مانگے جو جذبات نفس کو جلا دیتا ہے اور اندر ایک روشنی کے لئے قوت اور حرارت پیدا کرتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود نے ایک اور جگہ پر فرمایا کہ اصلاح کا طریق ہمیشہ وہی مفید اور نتیجہ خیز ہوا ہے جو اللہ تعالیٰ کے اذن اور ایماء سے ہو۔ پھر فرماتے ہیں کہ خوب یاد رکھو کہ قلوب کی اصلاح اسی کا کام ہے جس نے قلوب کو پیدا کیا ہے۔ نرے کلمات اور چرب زبانیاں اصلاح نہیں کرسکتیں بلکہ ان کلمات کے اندر ایک روح ہونی چاہئے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جس نے زمانے کے امام کو شناخت نہیں کیا وہ جہالت کی موت مر گیا۔ پس اللہ تعالیٰ حقیقت میں ہمیں اپنی اصلاح کی کوشش کرنے کی توفیق دے، عاجزی سے خدا تعالیٰ کے حضور جھکنے والے ہوں اور اللہ تعالیٰ کے اس نور سے فیض پانے والے ہوں جو ہمارے دلوں کو ہمیشہ روشن رکھے۔ آمین